Scanned with OKEN Scanner

شھر رمضان الذی انزل فیہ القران
(البقرہ پ ۲، آیت ۱۸۵)

محمدؐ نسیم الدّین خاں

پوہے خوشحالپور، تھانہ سکندرہ ضلع جموئی (بہار)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہزار ہا ہزار شکر ہے اس رب ذوالجلال کا جس نے ہمیں صاحب ایمان بنایا اور اپنے حبیب ﷺ کی امت میں پیدا ہونے کا شرف بخشا مزید برآں بے شمار نعمتوں سے نوازا، اتنی نعمتیں کہ اگر اسے گننا چاہیں تو گن نہ سکیں خود اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ① (ترجمہ) اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔ اور ایسی نعمتیں کے اگر قیامت تک ان میں سے کسی ایک کا بھی شکر ادا کرتے رہیں تو حق یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اگر شکر حق تابہ روز شمار
گذاری نباشد یکے از ہزار

انہیں بیش بہا نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت "ماہ رمضان المبارک" ہے یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کے عطاء ہونے پر ہم جس قدر خوشیاں منائیں کم ہیں، رحمتوں، برکتوں، اور مغفرتوں کا وہ کون سا دروازہ ہے جو اس ماہ مبارک میں وا نہیں ہوتے۔ یقیناً اس ماہ مبارک کی بے شمار فضیلتیں اور برکتیں ہیں۔ سب کو تو بیان نہیں کیا جا سکتا البتہ چند حاضر خدمت ہیں۔

فضائل ماہِ رمضان

احادیث مبارکہ میں ماہ رمضان کی متعدد فضیلتیں بیان کی گئیں ہیں چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے، حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان المعظم کے آخر میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر عظمت و برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، اُس میں ایک ایسی رات ہے (جس میں عبادت کرنا) ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، اللہ رب العزت نے اس ماہ کے روزے فرض کیا اور اس کی راتوں کا قیام نفل بنایا، جس شخص نے اس مہینے میں ایک نفل نیکی کی گویا اس نے دوسرے مہینے میں فرض ادا کیا اور جس نے اس مہینے میں کوئی فرض ادا کیا گویا اس نے دوسرے مہینوں میں ستر (۷۰) فرائض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور اس شخص کو اس روزے دار کے برابر ثواب دیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ اُس روزے دار کے ثواب میں کچھ کمی واقع ہو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کا ہر شخص اتنی وسعت نہیں پاتا کے روزہ دار کو افطار کرائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العزت اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرمائے گا جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرائے اور جو شخص کسی روزہ دار کو شکم سیر

کردے تو اللہ رب العزت اسے میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کے جنت میں داخل ہو جائے گا اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت اور درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا ہے اور جس نے اس ماہ مبارک میں اپنے ماتحت سے کام لینے میں آسانی برتی تو اللہ رب العزت اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد کردے گا۔ ②

شعب الایمان میں ہے، حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی تاریخ آتی ہے تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخر رات تک بند نہیں ہوتے جو کوئی بندہ اس ماہ مبارک کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ رب العزت اس کے ہر سجدے کے عوض اس کے لیے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک گھر بناتا ہے جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہونگے اور ہر دروازے کے پٹ سونے کے بنے ہونگے جن میں یاقوت سرخ جڑے ہونگے پس جو کوئی ماہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ رب العزت مہینے کے آخر دن تک اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے، اور اس کے لیے صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے، اس کے ہر سجدے کے عوض اسے جنت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کے اس کے سائے میں گھوڑا سوار پانچ سو برس تک چلتا رہے۔ ③

غور کیجیے! اور ہو سکے تو ان دونوں حدیثوں کو پھر پڑھئے اور اپنے رب کی عطاء پر جتنا زیادہ ہو سکے خوشیاں منایئے، ذرا دیکھئے تو سہی! کہ آپ کا رب عزوجل ماہ رمضان المبارک میں اپنی رحمتوں، برکتوں، نوازشوں، عطاؤں، بخششوں اور مغفرتوں کی کس قدر بارشیں آپ پر برساتا ہے کہ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر کر دیتا ہے، رزق بڑھا دیتا ہے، ایک سجدہ کے بدلے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے۔ جب بندہ ماہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اور صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس ماہِ مبارک کی قدر کرتا ہے اور لغویات وفضولیات سے کنارہ کش ہو کر عبادت و ریاضت، تقویٰ و طہارت اور ذکر و تلاوت میں اس کے شب و روز کو گذارتا ہے اور کتنا بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مبارک مہینے میں بھی منہیات کے ارتکاب اور خرافات کے التہاب سے باز نہیں آتا حتیٰ کے روزے بھی نہیں رکھتا اور طرح کے حیلے اور بہانے نکالتا اور بیماریوں اور پریشانیوں کے نشاندہی کرتا ہے۔ اگر گھر بار یا کاروبار کا کوئی مسئلہ درپیش ہو جائے تو ایک دن کیا مسلسل دو دو تین تین دن بھوکے اور پیاسے رہ سکتے ہیں لیکن رب کی رضاء کے لیے ایک دن بھی بھوک و پیاس برداشت نہیں کر سکتے۔

میرے بھائیو! تمہارے یہ حیلے اور بہانے لوگوں کے سامنے تو چل جائیں گے لیکن بتاؤ اس رب عزوجل کے حضور کیا جواب دو گے جس کے سامنے نہ تو کوئی حیلہ کارگر ثابت ہوگا اور نہ ہی تیرا کوئی بہانہ تجھے کام آئے گا، وہ عالم الغیوب جب غضب فرمائے گا تمہیں کہیں کا نہ رہے گا، تمہارے ہوش ٹھکانے لگ جائیں گے، اس وقت تمہیں پچھتاوا ہوگا

لیکن افسوس کہ اس وقت کا پچتانا تمہیں کچھ کام نہ آئے گا، اللہ رب العزت نے تجھے تندرست وتوانا جسم دیا ہے، بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، شکر ادا کر ان نعمتوں کا اور رب کی نافرمانی سے باز آجا، روزہ رکھنے میں کچھ نقصان نہیں، بلکہ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے دنیاوی اعتبار سے بھی اور اُخروی اعتبار سے بھی، اُخروی فوائد کا تذکرہ تو ہو چکا دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صوموا تصحوا" ④ یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے واضح ہو کہ ماہ رمضان کے روزے ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد عورت پر فرض ہے، اس کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے اللہ رب العزت فرماتا ہے: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ ⑤ یعنی اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے۔

لہٰذا روزہ فرض ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص روزہ نہ رکھے تو وہ یقیناً گنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہوگا۔ والعیاذ باللہ من ذالك۔

حقیقی روزہ دار کون؟

آج کے اس پُرفتن دور میں اولاً تو روزہ رکھنے کا ذہن ہی مفقود نظر آتا ہے۔ بہت مشکل سے اگر کسی نے روزہ رکھا تو روزہ دار ہونے کے باوجود دانستہ یا نادانستہ طور پر ایسے ایسے گناہوں، بداعمالیوں اور برائیوں میں ملوث رہتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، بدنگاہی، فحش گوئی، دھوکہ بازی، بدگمانی، دل آزاری، عیب کشائی، ریا کاری، خود پسندی وغیرہ سارے کے سارے گناہ روزہ رکھ کر کئے جاتے ہیں اور اس پر زبان سے توبہ واستغفار تو درکنار ندامت وپشیمانی کا بھی دور دور تک کہیں کوئی نام ونشان نظر نہیں آتا۔ اس ضمن میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک ہمارے لیے درس عبرت ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں کے جنہیں اپنے روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا" ⑥ یعنی کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں کہ جو گناہ کر کے اپنے روزوں کو اس قدر کمزور کر دیتے ہیں اور روزہ کے عوض ملنے والی نیکیوں کو بذریعہ گناہ اس طرح تباہ کر دیتے ہیں کہ افطار کے وقت انہیں اس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا کہ وہ دن بھر بھوکے اور پیاسے رہے۔ گناہ تو یوں ہی بُرا ہے خواہ کسی بھی حالت میں کرے لیکن روزہ رکھ کر گناہ کرنا اور بھی زیادہ بُرا ہے، روزہ نہ رکھ کر گناہ سے بچنے والا شخص روزہ رکھ کر گناہ کرنے والے شخص سے بہتر ہے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تصنیف احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ "بعض علماء نے فرمایا: کتنے ہی روزے دار، بے روزہ اور کتنے ہی بے روزہ روزہ دار ہوتے ہیں۔ روزہ نہ رکھنے کے باجود روزہ دار وہ شخص ہے جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچاتا ہے اگر چہ وہ کھاتا پیتا بھی ہے اور روزہ رکھنے کے باوجود بے روزہ وہ شخص ہے جو بھوکا پیاسا رہتا اور اپنے اعضاء کو گناہوں کی کھلی چھوٹ دے دیتا ہے"۔ ⑦

معلوم ہوا کہ حقیقی روزہ دار وہ نہیں جو روزہ رکھ کر بھی گناہوں میں ملوث رہتا ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ حقیقی روزہ

دارکون؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقی روزہ دار وہ شخص ہے جو پیٹ کے ساتھ ساتھ اپنے اعضاء یعنی آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں کو بھی روزہ کا پابند بنائے۔ آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ کو غیر محرم عورتوں، بے پردہ لڑکیوں اور ہر بری اور مکروہ چیز دیکھنے نیز ہر اس چیز کو دیکھنے سے بچائے جو دل کو ذکر الٰہی سے غافل کر کے دنیاوی کاموں میں مشغول کردے، کان کا روزہ یہ ہے کہ کان کو غیبت، چغلی اور ہر اس چیز کو سننے سے روکے جس کو شرع نے ناجائز قرار دیا۔ زبان کا روزہ یہ ہے کہ اسے جھوٹ، غیبت، چغلی، فحش گوئی، دل آزاری، عیب کشائی اور فضول گوئی نیز اس طرح کے جتنے بھی گناہ زبان سے کئے جاتے ہیں ان سب سے اِسے باز رکھے۔ ہاتھ کا روزہ یہ ہے کہ یہ ظلم وزیادتی اور جبر وتشدد کے لیے نہ اٹھے بلکہ فقراء ومساکین کی امداد اور معاشرتی اصلاح اور فلاح وبہبودی کے کاموں کے لیے حرکت میں آئے۔ پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ گناہوں بھرے محافل اور مجالس رقص وسرور کی جانب نہ بڑھے بلکہ مساجد ومدارس اور مقاعد حمد وثناء کی طرف سبقت کرے۔ اگر ایک روزہ دار مذکورہ بالا اعضاء کو مذکورہ بالا پابندیوں کا زیور پہنا کر ہر قسم کے گناہوں، برائیوں اور بداعمالیوں نیز خرافات، لغویات اور فضولیات سے کنارہ کش ہو کر روزہ رکھتا ہے تو یقیناً اُسے حقیقی روزہ دار کہا جائے گا۔ بھوکا اور پیاسا رہنے میں کوئی کمال نہیں، کمال تو نفس کے ساتھ جہاد کرنے میں ہے، روزہ رکھ کر گناہ کرنا ایسا ہے جیسے دشمن سے جنگ کیا جائے اور اسے لڑنے کے لیے آلات حرب وضرب بھی خود ہی فراہم کرے، یہ بے وقوفی اور سراسر بے وقوفی ہے، اللہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔ (آمین)

روزہ کے تعلق سے چند منتخب مسائل شرعیہ

روزہ کے تعلق سے چند اہم مسائل شرعیہ بیان کئے جاتے ہیں جن کا جاننا ہر روزہ دار کے لیے ناگزیر ہے، بسا اوقات ان مسائل سے عدم واقفیت کے سبب لوگ حیران و پریشان اور سرگرداں رہتے ہیں اور غیر شرعی امور کا ارتکاب کر کے اپنے روزوں کو برباد کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ہر روزہ دار کو مندرجہ ذیل مسائل خوب اچھی طرح ذہن نشیں کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ: کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔

مسئلہ: بھول کر کھایا، پیا، یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہ ہوا خواہ روزہ فرض ہو یا نفل اور روزہ کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں۔

مسئلہ: مکھی دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا چھاننے میں اُڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا اگر چہ روزہ دار ہونا یاد تھا۔ اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو ٹوٹ گیا، جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح بھی پہنچایا ہو، یہاں تک کے اگر بتی وغیرہ خوشبو سلگتی تھی کسی نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا، یوں ہی حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگر روزہ دار ہونا یاد ہو اور حقہ پینے والا اگر پیئے گا تو کفارہ

بھی لازم آئیگا۔

مسئلہ: احتلام (Night Ful) ہوا توروزہ نہ ٹوٹا البتہ اگر ہاتھ سے منی نکالی توروزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (یہ فعل سخت حرام ہے حدیث میں ایسے شخص کو ملعون فرمایا گیا ہے)

مسئلہ: حقہ، سگار، سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچتا ہو بلکہ پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اگرچہ پیک تھوک دی ہو کیونکہ اس کے باریک اجزاء ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔

مسئلہ: نتھنوں سے دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا چلا گیا توروزہ ٹوٹ گیا اور پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو نہیں۔

مسئلہ: آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا، اگر قطرہ دو قطرہ ہے توروزہ زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا، پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: روزہ میں خود بخود خواہ کتنی ہی قئے ہو جائے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

مسئلہ: جان بوجھ کر اگر منہ بھر قئے کی توروزہ ٹوٹ گیا اور منہ بھر سے کم کیا توروزہ نہ ٹوٹا۔

تنبیہ: جان بوجھ کر اگر منہ بھر قئے کی توروزہ اسی صورت میں ٹوٹے گا جبکہ قئے میں کھانا یا صفراء (یعنی کڑوا پانی) یا خون آئے۔ اگر قئے میں صرف بلغم نکلا توروزہ نہ ٹوٹا۔

مسئلہ: اگر منہ بھر سے کم قئے ہوئی اور منہ ہی سے لوٹ گئی یا جان بوجھ کر لوٹائی توروزہ نہ ٹوٹا اور اگر منہ بھر قئے ہوئی اور لوٹالی تو اگر چنے کے برابر بھی حلق میں چلی گئی توروزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ: تیل یا سرمہ لگایا توروزہ نہ ٹوٹا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں، بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے روزہ میں بھی مسنون ہے، مسواک خشک ہو یا تر اگرچہ پانی سے تر کی ہو، زوال سے پہلے کرے یا بعد میں کسی بھی وقت مکروہ نہیں۔

روزہ توڑنے کا وبال

بغیر کسی عذر شرعی کے روزہ نہ رکھنا یا رکھ کر توڑ دینا سخت بلکہ سخت تر گناہ کا کام ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے، آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرض کے افطار کیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضاء نہیں ہوسکتا، اگرچہ رکھ بھی لے۔“ (۸) یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کرسکتا۔ ذرا غور کریں! جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے تو رکھ کر توڑ نا دینا تو اس سے سخت تر ہے۔ اس کے تعلق سے کیسی وعید ہوگی۔

اگر کسی شخص نے رمضان المبارک میں پورے مہینے کا یا کسی ایک دن کا بھی روزہ نہ رکھا تو اس پر فرض ہے کہ اس

کی قضاء کرے۔اور اگر کسی نے روزہ رکھا اور بغیر کسی عذر شرعی کے جان بوجھ کر توڑ دیا تو ایسے شخص پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوجاتا ہے۔

روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ ہوسکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی ہے نہ غلام نہ اتنا مال ہے کہ خریدے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے، اس درمیان ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزے رکھے، پہلے کے روزے شمار نہ ہونگے اگر چہ انسٹھ رکھ پیا تھا اور اگر چہ بیماری وغیرہ کسی بھی عذر کے سبب چھوٹا ہو، ہاں اگر عورت کو حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے یہ ناغے شمار نہ کئے جائیں گے یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہوجانے سے کفارہ ادا ہوجائے گا۔اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھ مسکین کو بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے (بہار شریعت)

کن کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے یا توڑ دینے کی اجازت ہے

مسئلہ: سفر و حمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوف واکراہ ونقصانِ عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لیے عذر ہیں، ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہ ہوگا۔

مسئلہ: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہوجانے کا گمان غالب ہو یا خادم یا خادمہ کو ناقابل برداشت ضعف کا غالبِ گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔

مسئلہ: بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک ہونے کا خوف صحیح یا نقصان عقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔

مسئلہ: سانپ نے کاٹا اور جان جانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں روزہ توڑ دیں۔

مسئلہ: روزہ توڑنے پر مجبور کیا گیا تو اُسے اختیار ہے کہ توڑ دے یا نہ توڑے، اگر نہ توڑا اور صبر کیا تو اجر ملے گا۔

جن لوگوں نے ان عذروں کے سبب روزہ توڑا یا نہ رکھا، ان پر فرض ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں اور ان روزوں کی قضا میں ترتیب فرض نہیں۔

حدیث شریف میں ہے "جس پر اگلے رمضان کی قضاء باقی ہے اور وہ نہ رکھے اُس کے اس رمضان کے روزے قبول نہ ہوں گے۔"[۹]

اگر روزہ نہ رکھا اور دوسرا رمضان آگیا تو اب پہلے اس رمضان کے روزے رکھ لے، قضاء نہ رکھے بلکہ اگر مریض ومسافر نے قضاء کی نیت کی جب بھی قضاء نہیں بلکہ اسی رمضان کے روزے ہیں۔

مسئلہ: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روزہ بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ ابھی رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے۔

مسئلہ: اگر ایسا بوڑھا کہ گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر جاڑوں میں رکھ سکتا ہے تو اب افطار کرلے اور ان کے بدلے جاڑوں میں رکھنا فرض ہے۔

اعتکاف کے فضائل اور مسائل

احادیث مبارکہ میں اعتکاف کی بھی بے شمار فضیلتیں بیان کی گئیں ہیں، چنانچہ ابن ماجہ شریف میں ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرِىٰ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ ترجمہ: معتکف گناہوں سے بچتا رہتا ہے اور اس کے لیے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسا کے نیکیاں کرنے والوں کے لیے لکھی جاتی ہیں۔ ⑩

جامع صغیر میں ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا: مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ ترجمہ: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے سارے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ ⑪

شعب الایمان میں ہے کہ محبوب رب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنِ اعْتَكَفَ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ۔ ترجمہ: جس نے رمضان میں اعتکاف کیا تو ایسا ہے جیسے اس نے دو حج اور دو عمرے کئے۔ ⑫

تفسیر درمنثور میں ہے کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیگا جن کی مسافت مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔ ⑬

ذرا غور کیجئے! اعتکاف کی کتنی برکتیں اور فضیلتیں ہیں اور رب عزوجل معتکفین پر اپنی عنایتوں اور بخششوں کی کیسی بارشیں برساتا ہے کہ بندہ جب اعتکاف کرتا ہے تو اللہ رب العزت اس کے نامۂ اعمال میں وہ ساری نیکیاں لکھ دیتا ہے جو غیر معتکف کرتا ہے اور یہ معتکف ہونے کی وجہ سے نہیں کر سکتا مثلاً والدین کی خدمت کرنا، صلہ رحمی کرنا، مہمانوں کی خاطر تواضع اور ضیافت کرنا وغیرہ۔ بہت سی نیکیاں ہیں جو غیر معتکف تو کر سکتا ہے البتہ معتکف نہیں کر سکتا اس کے باوجود اس کے نامۂ اعمال میں یہ ساری نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ مزید برآں اعتکاف کے عوض اللہ رب العزت معتکف کے نامۂ اعمال میں دو حج اور دو عمرے کا ثواب لکھتا ہے اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل فرما دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان رمضان کی آمد سے بیشتر ہی اپنے آپ کو ہر طرح سے فارغ کر لیتے تھے اور رمضان کے آتے ہی اعتکاف کی نیت سے مسجد میں بیٹھ جاتے اور پورا ماہ رمضان اعتکاف کر کے گذارتے تھے۔ افسوس کہ آج وہ شوق و ذوق جو صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تھا مفقود نظر آتا ہے، پورے ماہ کا اعتکاف تو درکنار دس دن کا اعتکاف بھی ہم پر گراں گذرتا ہے۔ اب تو

صرف یہ تمنا ہی کیا جا سکتا ہے کہ

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

افادہ اور اصلاح کے لیے اعتکاف کے تعلق سے چند ضروری مسائل سپرد قلم کئے جاتے ہیں، ہر معتکف کو اسے پڑھ لینا چاہیے۔

مسئلہ: اعتکاف کی تین قسم ہے (۱) واجب، کہ اعتکاف کی منت مانی یعنی زبان سے کہا محض دل میں ارادہ سے واجب نہ ہوگا۔ (۲) سنت موکدہ، کہ رمضان کے پورے عشرۂ آخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد میں داخل ہو اور تیسویں کو غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر بیسویں تاریخ کو بعد نماز مغرب اعتکاف کی نیت کی تو سنت موکدہ ادا نہ ہوئی اور یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے اگر سب ترک کر دیں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ ہو گئے۔

مسئلہ: اعتکاف سنت یعنی رمضان شریف کی پچھلی تاریخوں میں جو اعتکاف کیا جاتا ہے اس میں روزہ شرط ہے۔ لہٰذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف تو کیا مگر روزہ نہ رکھا تو سنّت مؤکّدہ علی الکفایہ ادا نہ ہوئی۔

مسئلہ: معتکف بغیر کسی عذر طبعی (جیسے پاخانہ، پیشاب، وضو، غسل وغیرہ) یا عذر شرعی (جیسے عید، جمعہ کے لیے جانا، یا اذان کہنے کے لیے منارہ پر جانا جبکہ منارہ پر جانے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہو وغیرہ) کے مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: معتکف اگر بہ نیت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چپ رہا تو مکروہ نہیں بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات معتکف کیلئے مکروہ ہے مگر ضرورت کے وقت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو

مسئلہ: معتکف نہ چپ رہے نہ بات کرے تو کیا کرے؟ یہ کرے، قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قرأت اور درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے سیر و اذکار اور اولیاء و صالحین کی حکایات اور امور دین کی کتابت وغیرہ۔

مسئلہ: پاخانہ یا پیشاب کے لیے گیا تھا، قرض خواہ نے روک لیا تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: جماع کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، خواہ جان بوجھ کر کرے یا بھول سے۔

مسئلہ: روزہ توڑ دیا تو اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: مسئلہ عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے مگر مسجد میں نہیں کیونکہ عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے۔

لہٰذا وہ گھر ہی میں اعتکاف کرے مگر اس جگہ کرے جو اس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھا ہے جیسے مسجد بیت کہتے ہیں۔ اور عورت کے لیے مستحب ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کر لے اور چاہئے کہ اس جگہ کو پاک وصاف رکھے اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترہ وغیرہ کی طرح بلند کر لے۔

مسئلہ: اگر عورت نے نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی البتہ اگر اس وقت یعنی جب اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کر لیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہے۔

نوٹ: اس رسالے جتنے بھی مسائل تحریر کئے گئے ہیں وہ سب کے سب اختصار کے ساتھ بہار شریعت سے اخذ کر کے نقل کے گئے ہیں، جیسے تفصیل درکار ہوا اسے چاہئے کہ بہار شریعت جلد اول "روزہ کا بیان" کی طرف رجوع کرے۔

شب قدر کے فضائل

شب قدر کا معنی ہے "قدر یعنی عزت والی رات"۔ اس رات کو "شب قدر" کہے جانے کے متعدد وجوہ ہیں جن میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں قدر والا قرآن پاک نازل ہوا، اللہ ربّ العزت نے شب قدر میں قرآن پاک کے نزول کا واقعہ اور اس رات کی فضیلت بیان کرنے کے لیے ایک مکمل سورہ "سورۃ القدر" کے نام سے نازل فرمایا چنانچہ ارشاد باری ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۙ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ٪﴿۵﴾

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا۔ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے، وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

غور فرمائیں! شبِ قدر کیسی برکت، عظمت اور فضیلت والی رات ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور جبرئیل امین آسمان سے اترے ہیں کس شان سے اترتے ہیں اور اتر کر کیا کرتے ہیں اس کا ذکر ایک طویل حدیث پاک میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے چنانچہ شعب الایمان میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ ربُّ العزّت کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سبز جھنڈا لے کر فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر گاڑ دیتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے سو بازو ہیں۔ جن میں سے دو بازو صرف اسی رات کھولتے ہیں وہ بازو مشرق ومغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ اسلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج کی رات قیام، نماز یا ذکر اللہ میں مشغول ہے اس سے سلام اور مصافحہ کرو اور ان کی دعاؤں پر آمین کہو۔ صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے صبح حضرت جبرئیل علیہ اسلام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اے جبرئیل علیہ

السلام اللہ عزوجل نے آقائے دو جہاں ﷺ کی امت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے ان لوگوں پر خصوصی نظر کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرما دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ وہ چار قسم کے لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا (۱) شراب کا عادی (۲) والدین کا نافرمان (۳) قطع رحمی کرنے والے (۴) اور وہ لوگ جو آپس میں بغض کینہ رکھتے ہیں۔ ⑭

نوافل شب قدر

ما قبل کی آیات اور احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یقیناً شب قدر عظمت و برکت والی رات ہے لہٰذا اس بابرکت رات کو سو کر نہیں بلکہ عبادت و ریاضت، تقویٰ وطہارت اور نوافل کی کثرت کے ساتھ گذارنا چاہیئے۔ شبِ قدر میں نوافل پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں چنانچہ بخاری شریف میں ہے "جس نے اِس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز پڑھی) تو اس کے عمر بھر کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔" ⑮

شب قدر میں پڑھے جانے والے چند نوافل مع فضائل کے درج ہیں۔

(۱) سب سے پہلے اچھی طرح وضو کر کے ۲ر رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھئے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ (یعنی الحمد شریف) کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص (قل ہو اللہ) پڑھے۔

فضیلت: وضوء کے ہر قطرہ کے بدلے سات سو رکعت کا ثواب ملے گا۔

(۲) چار رکعت نفل: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف کے بعد ایک مرتبہ سورۂ تکاثر یعنی اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔

فضیلت: موت کی سختیوں میں آسانی ہوگی اور عذاب قبر سے محفوظ رہیں گے۔

(۳) دو رکعت نفل: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) سات بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ستر (۷۰) دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے۔

فضیلت: ان شاء اللہ یہ نماز پڑھنے والا اپنے مصلّی سے نہ اٹھے گا کہ اللہ رب العزت ان کے اور ان کے والدین کے گناہوں کو معاف فرما کر انہیں بخش دیگا اور فرشتوں کو حکم دیگا کہ اس کے لیے جنت کو آراستہ کرو اور فرمائے گا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے دیکھ لے گا اس وقت تک اسے موت نہ آئے گی۔ مغفرت کے لیے یہ نماز بہت ہی افضل ہے۔

(۴) چار رکعت نفل: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ایک بار اور قل ھو اللہ احد ستائس بار پڑھے۔

فضیلت: وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے، اور اللہ ربُّ العزت اس کو جنت میں ہزار محل عطاء فرمائے گا۔

(۵) دو رکعت نفل: ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ ایک بار اور قل ھو اللہ احد تین بار پڑھے۔
فضیلت: اللہ ربُّ العزّت اس کو شب قدر کا ثواب عطاء فرمائے گا اور اس کے نوافل کو قبول فرمائے گا اور اس کو حضرت سیدنا ادریس، حضرت سیدنا شعیب، حضرت سیدنا ایوب، حضرت سیدنا داؤد اور حضرت سیدنا نوح علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ثواب عطاء فرمائے گا۔ اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

(۶) چار رکعت نفل: ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ اور پچاس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ نماز پوری کرنے کے بعد سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔
فضیلت: جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا اور سب گناہ بخش دے گا۔

صلوٰۃ التّسبیح کی فضیلت

ابو داؤد اور ترمذی شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطاء نہ کروں، کیا میں آپ کو بخشش نہ کروں، کیا میں آپ کو نہ دوں کیا میں آپ کے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب آپ کریں تو اللہ آپ کے گناہ بخش دے گا اگلا، پچھلا پرانا، نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر (سب گناہ بخش دے گا) اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی تعلیم ارشاد فرمائی پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر دن ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔

صَلوٰۃ التّسبیح کا طریقہ

صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے چار رکعت ایک سلام سے پڑھیں۔ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھیں اس کے بعد یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھیں۔ پھر اَعُوْذُ اور بسم اللہ اور الحمد اور سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس (۱۰) بار پڑھیں۔ پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ پھر سمیع اللہ لمن حمدہ کہہ کر رکوع سے کھڑے ہوں اور یہی تسبیح دس بار پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ پھر سجدہ میں جائیں اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ یہ ایک رکعت میں کل ۷۵ تسبیحیں ہوئیں۔ اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیں، چاروں رکعتوں کی کل ۳۰۰ تسبیحیں ہونگی۔ ہر مسلمان کو چاہئے کے شب قدر میں جب دیگر نوافل پڑھیں تو خصوصیت کے ساتھ صلوٰۃ التسبیح بھی ضرور پڑھ لیا کریں کہ بعض محققین نے فرمایا کے اس کی فضیلت سن کے اِسے وہی شخص ترک کرے گا جو دین میں سستی کرنے والا ہے۔

شب قدر کی دعائیں

شب قدر میں یہ دعائیں کثرت سے پڑھی جائیں کہ ان کی بے شمار فضیلتیں بیان کی گئیں ہیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

(۳) اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَسْتَغْفِرُ اللہَ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ۔

(۵) غرائب القرآن میں ہے کہ جو شخص یہ دعاء لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللہِ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ رات میں تین مرتبہ پڑھ لے گا تو گویا اس نے شب قدر کو پالیا۔ ⑯ لہٰذا ہر رات اس دعاء کو پڑھ لینا چاہیئے۔

چند سورتوں کے فضائل

(۱) سورۂ مُلک پڑھنے کی برکت: مستدرک میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو قدم کہیں گے "تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھتا تھا" پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئیگا تو وہ کہے گا کہ "تمہارے لیے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھتا تھا" پھر وہ سر کی طرف سے آئیگا تو سر کہے گا "تیرے لیے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھتا تھا" تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذاب قبر کو روکتی ہے، تورات میں اس کا نام سورۂ ملک ہے، جو اسے رات میں پڑھتا ہے وہ بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔ ⑰

(۲) سورۂ تکاثر پڑھنے کا ثواب: مشکوٰۃ شریف میں بیہقی کے حوالے سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ سورۂ تکاثر (یعنی اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ) پڑھنے کا ثواب ہزار آیتوں کے پڑھنے کے برابر ہے۔ ⑱

(۳) سورۂ کافرون پڑھنے کا ثواب: ترمذی شریف میں ہے کہ چار مرتبہ سورۂ کافرون (یعنی قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ) پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ ⑲

(۴) سورۂ نصر پڑھنے کا ثواب: ترمذی شریف میں ہے کہ چار مرتبہ سورۂ نصر (یعنی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللہِ) پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ ⑳

(۵) سورۂ اخلاص پڑھنے کا ثواب: بخاری اور مسلم میں ہے کہ تین مرتبہ سورۂ اخلاص (یعنی قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ) کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ ㉑

ذرا غور کریں! جب ان چھوٹی چھوٹی سورتوں کے پڑھنے کا اتنا ثواب اور اتنی برکتیں ہیں تو پورا قرآن پڑھنے کا کتنا ثواب اور کتنی برکتیں ہونگی، رمضان المبارک میں نیک عمل کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کرے اور اس کا ثواب اپنے مرحومین کو ایصال کرے کہ روایتوں میں آیا ہے کہ مردہ اپنے رشتہ داروں اور احباب کی دعاؤں کا منتظر رہتا ہے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا و مافیھا سے بہتر ہوتی ہے۔

ایصالِ ثواب کا آسان اور مختصر طریقہ

ہر کارِ خیر کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں مثلاً کسی فقیر کو ایک روپیہ دیا، یا کسی غریب کو کھانا کھلا دیا، یا ایک دو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا تو صرف یہ نیت کرلیں کہ اس کا ثواب سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کو پہنچے اور ان کے طفیل فلاں فلاں کو پہنچے تو ایصالِ ثواب ہوگیا۔ ایصالِ ثواب کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پھر ایک بار آیۃ الکرسی (اگر یاد ہو) اس کے بعد تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ کر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد دعاء کریں۔

دعاء

یا الٰہ العالمین ہم نے جس قدر قرآن پاک کی تلاوت کی، اوراد وظائف پڑھے، فلاں فلاں سورت اور اتنی اتنی مرتبہ قرآن پاک پڑھی (جو کچھ پڑھا ہو اس کا تذکرہ کرنے کے بعد کہے) مولیٰ اس میں جو غلطیاں، خامیاں، کوتاہیاں اور گستاخیاں ہوئیں اپنے فضل و کرم سے اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل معاف فرما اور اس ثواب کو جو تیری شانِ عطاء کے لائق ہے سب سے پہلے بارگاہ بے کس پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نذر ہے مولیٰ قبول فرما اور ان کے طفیل ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام، تمام صحابہ کرام، صحابیات عظام، اہلبیت اطہار، خلفاء راشدین، ائمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین کی بارگاہ میں نذر ہے قبول فرما اور خصوصیت کے ساتھ اس کا ثواب پیران پیر میراں، قطب ربانی، پیر لاثانی، غوث صمدانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اور خواجۂ خواجگاں حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمن اور تمام اولیائے کرام تک پہنچاتے ہوئے اس کا ثواب خاص کر فلاں بن فلاں (جنہیں ایصالِ ثواب کا ارادہ ہو ان کا نام لیں) کو پہنچا، ان کی قبر پر رحمت و نور کی بارشیں برسا، ان کی قبر کو تاحد نگاہ کشادہ فرما۔ انہیں قبر کی وحشتوں اور ہولناکیوں سے محفوظ فرما۔ ان کی قبر کو جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا بنا اور اس کا ثواب تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات مردوں کو عطا فرما۔ سب کی مغفرت فرما اور سب کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

التجاء

اس رسالے کو پڑھنے والے اور اس سے مستفید ہونے والے ہر مسلمان مرد وعورت سے التجاء ہے کہ رمضان المبارک میں جب آپ اپنے مرحومین کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کریں تو خصوصیت کے ساتھ میری والدہ محترمہ انجم خاتون مرحومہ اور دادا محترم محمد نصیر الدین خان مرحوم کو شامل بھی فرمالیں۔ کہ انہیں کی بے لوث محبتوں، قربانیوں اور شفقتوں نے مجھ ناکارہ کو اس خدمت کے لائق بنایا، ان کی بے لوث قربانیوں اور محبتوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی ان کی یادیں ہماری آنکھوں کو آنسوں سے تربتر اور دل کو بے چین و بے قرار کر دیتی ہیں، آج بھی یہ احساس ہم پر غالب رہتا ہے کہ ہماری والدہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں میں سب سے زیادہ ہم سے محبت رکھتیں اور ہم پر شفقت فرماتی تھیں اور ہمارے دادا سب سے زیادہ ہم پر توجہ رکھتے تھے۔ انہوں نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا، افسوس ہم کچھ نہ کر سکے اور اب ہو بھی کیا سکتا ہے سوائے اس کے کہ ۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سبزہ نورستاں اس گھر کی نگہبانی کرے

میں نے یہ رسالہ صرف اور صرف افادہ، اصلاح اور ایصال ثواب کے لئے ترتیب دیا ہے۔

عقیدت کش

محمد نعمت اللہ مصباحی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

۲۷ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ ۲۶ جون ۲۰۱۴ء بروز جمعرات۔

حوالہ جات

(۱) پارہ ۱۴،سورۃالنحل، آیت نمبر ۱۸
(۲) مشکوٰۃالمصابیح صفحہ ۱۷۴
(۳) شعب الایمان، جلد ۳،صفحہ ۳۱۴،حدیث ۳۶۳۵
(۴) درمنشور، جلدا،صفحہ ۴۴۰
(۵) پارہ ۲،سورۃالبقرہ، آیت نمبر ۱۸۳
(۶) سنن ابن ماجہ، جلد ۲،صفحہ ۳۲۰،کتاب الصیام، باب ماجاء فی الغیبۃ والرفث للصائم (مفہوماً)
(۷) احیاءالعلوم مترجم، جلداول صفحہ ۷۱۸،مکتبہ المدینہ
(۸) جامع ترمذی، جلد ۲،صفحہ ۱۷۵،حدیث ۷۲۳،ابواب الصوم، باب ماجاء فی الافطار متعمداً
(۹) المسندللامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ، جلد ۳،صفحہ ۲۶۶،حدیث ۸۶۲۹
(۱۰) ابن ماجہ، جلد ۲،صفحہ ۳۶۵،حدیث ۱۷۸۱
(۱۱) جامع صغیر، صفحہ ۵۱۶،حدیث ۷۴۸۰
(۱۲) شعب الایمان، جلد ۳،صفحہ ۴۲۵،حدیث ۲۹۶۶
(۱۳) الدرالمنشور، جلدا،صفحہ ۴۸۶
(۱۴) شعب الایمان، جلد ۳،صفحہ ۳۳۶،حدیث ۳۶۹۵
(۱۵) بخاری شریف، جلدا،صفحہ ۶۶۰،حدیث ۲۰۱۴
(۱۶) غرائب القرآن، صفحہ ۱۸۷
(۱۷) المستدرک، جلد ۳،صفحہ ۳۲۲،حدیث ۳۸۹۲،کتاب التفسیر، باب المانعۃ من عذاب القبر
(۱۸) مشکوٰۃالمصابیح صفحہ ۱۹۰
(۱۹) ترمذی شریف، جلد ۲،صفحہ ۱۱۷
(۲۰) ترمذی شریف، جلد ۲،صفحہ ۱۱۷
(۲۱) بخاری شریف، جلد ۲،صفحہ ۷۵۰،مسلم شریف، جلدا،صفحہ ۲۷۱

برائے ایصال ثواب
انجم خاتون مرحومہ
و
محمد نصیر الدین خاں مرحوم
و
کل مومنین و مومنات ۔